سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۷۹

بے پردگی کی تباہ کاریاں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ



خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال، کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۷۹

بے پردگی کی تباہ کاریاں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : بے پردگی کی تباہ کاریاں

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۴؍ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۶ ؍ اگست ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مقام : مسجد اشرف خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

تاریخ اشاعت : ۲؍ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱؍ مئی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

سب سے برکت والا نکاح کون سا ہے ؟ ۵
صحابہ کرام اور اکابر کے نکاح میں سادگی ۶
نکاح میں اسراف کا وبال ۶
نکاح میں گناہ کی رسمیں ۷
رزق میں بے برکتی کا سبب ۷
عزت کس سے ملتی ہے؟ ۸
عقل پر عذاب کی علامت ۸
عشقِ مجازی سے بچنے کا مراقبہ ۹
عشق مجازی کی بربادیاں ۱۰
عورت کی حرمت کس میں ہے؟ ۱۱
ایئر ہوسٹسوں کی ذلت آمیز ملازمت ۱۳
بے پردگی کا عبرتناک انجام ۱۳
بدنظری سے ازدواجی زندگی کی بربادی ۱۷
مریض کو معالج پر اعتراض کا حق نہیں ۱۸
حسنِ فانی کا پوسٹ مارٹم کرنا کسی کی بے حرمتی نہیں ۱۹
متقی شوہر بیوی سے زیادہ محبت کرتا ہے ۲۰
بے وقوفی خدا کا قہر ہے ۲۰
شیخ پر اعتراض کرنا محرومی کی علامت ہے ۲۱
عشقِ مجازی کا علاج ۲۲
بدفعلی سے بچنے کا واحد راستہ حسینوں سے دوری ہے ۲۵
صحبتِ اہل اللہ کی نعمت ۲۶
پاکستان اسلامی سلطنت ہے ۲۶
صلہ رحمی کے حق دار کون ہیں؟ ۲۷
زبان قابو میں رکھیں ۲۸
نکاح کرنا کب سنت ہے؟ ۲۸

بے پردگی کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا [۱]

وَقَالَ تَعَالٰی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ [۲]

آج سنت کے مطابق ایک نکاح ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ نماز سے پہلے نکاح ہو جائے، لیکن اگر مضمون سمیٹنا مشکل ہو گیا تو پھر ان شاء اللہ بعد نمازِ جمعہ نکاح ہو گا اور نکاح کے متعلق بھی کچھ بات سنائی جائے گی، بلکہ آج زیادہ تر نکاح کے متعلق مسائل بیان کیے جائیں گے۔

سب سے برکت والا نکاح کون سا ہے؟

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَةً اَیْسَرُهٗ مَئُوْنَةً [۳]

سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو اور سادگی ہو۔ بے جا اخراجات میں پیسہ اُڑانے سے بہتر ہے کہ وہی پیسہ بچا کر اپنی بیٹی کو دے دو، داماد کو دے دو، مسجد میں دری بچھوا دو، کسی طالبِ علم کا خرچہ برداشت کر لو، غرض اپنے شیخ سے مشورہ کر کے کسی صحیح مصرف میں لگا دو۔ دعوتِ ولیمہ جو مسنون ہے وہ لڑکے کے لیے ہے جس کے گھر بیوی آتی ہے

---

۱ فاطر:۸

۲ نور:۳۰

۳ کنز العمال:۱۶/۲۹۹، باب فی اٰداب النکاح، مؤسسة الرسالة/مشکوٰة المصابیح:۲/۲۶۸، کتاب النکاح، المکتبة القدیمیة

مگر آج اُلٹا معاملہ ہے، لڑکی والا بھی لڑکے کے ہمراہ آنے والے سینکڑوں باراتیوں کے کھلانے پلانے پر لاکھوں روپے خرچ کرتا ہے، جس کی پانچ لڑکیاں ہیں وہ چھ لاکھ کا انتظام سوچتا ہے اور پھر اس کی وجہ سے چوری کرتا ہے، ڈاکہ مارتا ہے، رشوت لیتا ہے۔ اور لڑکے والوں پر بھی اتنی بڑی دعوتِ ولیمہ کرنا ضروری نہیں کہ شامیانہ لگے، دس ہزار آدمی آئیں اور لاکھوں روپے کھلانے میں خرچ ہوں۔ پانچ آدمی سے بھی ولیمہ ہو سکتا ہے۔ اگر کسی خاندان والے کو کوئی نہ بلائے تو اس کو شکایت کا حق نہیں ہے۔

صحابہ کرام اور اکابر کے نکاح میں سادگی

کراچی تو بہت بڑا شہر ہے۔ مدینہ شریف کی چھوٹی سی بستی میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک صحابی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دعوتِ ولیمہ میں نہیں بلایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کپڑے پر خوشبو کا پیلا رنگ لگا دیکھ کر اندازہ لگایا اور پوچھا کہ شاید تم نے نکاح کر لیا لیکن آپ کو ذرا بھی ناگواری نہیں ہوئی کہ تم نے ہمیں دعوتِ ولیمہ میں کیوں نہیں بلایا۔

میرے شیخ شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ایک بہت بڑے اور معزز خاندان میں اپنی بیٹی دی۔ پروفیسر حکیم عرفان اللہ صاحب مجلسِ شوریٰ دیوبند کے ممبر اور طبیہ کالج علی گڑھ کے بہت بڑے حکیم تھے۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے بیٹے کو لانا اور ایک بچہ اور لے آنا یعنی علی گڑھ سے ہردوئی تین آدمی سے زیادہ نہ آئیں۔ بس ابا جان آئیں، بیٹا جو داماد بننے والا ہے اور ایک بچہ اور لا سکتے ہیں، چوتھا آدمی نہیں آئے گا۔ اس کو کہتے ہیں سادگی، لیکن آج کہتے ہیں کہ سادگی اختیار کرنے سے ناک کٹ جائے گی۔ ارے ناک تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، اگر سادگی اختیار کرتے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہماری عزت ہوتی۔

نکاح میں اسراف کا وبال

جب سے اُمت شادی بیاہ کے موقع پر خرافات اور تکلفات میں مبتلا ہوئی ہے، اس وقت سے مقروض ہونے، سودی قرضے اور رشوت لینے جیسی بُرائیوں میں مبتلا ہوگئی اور ان بُرائیوں



کی جڑ یہی فضول خرچی اور اِسراف ہے۔ جب نکاح کی برکت کم خرچ کرنے میں ہے تو امت برکت کیوں نہیں لیتی؟ کیوں زیادہ خرچ کر کے نام و نمود کر کے برکت سے محروم ہوتی ہے؟

نکاح میں گناہ کی رسمیں

آج کل شادی بیاہ میں جو مووی بن رہی ہے میں اس کو موئی کہتا ہوں، پہلے زمانے میں عورتیں جب کسی کو کوستی تھیں تو کہتی تھیں اری موئی یعنی مرنے والی، مووی میں بے حیائی کی حد ہے کہ دولہن اور دولہا کے ساتھ دولہا کے غیر محرم دوست اور رشتہ دار بھی کھڑے ہیں اور گھر گھر اس کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ اپنی بیٹی اور بہو کو غیر مردوں کو دِکھادِکھا کر انعام لیا جارہا ہے، حد ہے اس بے غیرتی کی! پھر کہتے ہیں کہ صاحب پریشانی ہے، روزی میں برکت نہیں ہے۔

رزق میں بے برکتی کا سبب

جب اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کو خریدو گے تو روزی میں برکت کہاں سے آئے گی؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وظیفہ پڑھنے سے برکت لے لیں گے تو سن لو! وظیفہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت تو آئے گی لیکن اگر ہم گناہ نہیں چھوڑیں گے تو اللہ کا غضب بھی آئے گا۔ جب رحمت اور غضب آمنے سامنے ہوں گے تو راستہ کیسے ملے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ گناہ کرنے سے اللہ کے غضب کا ٹرک آئے گا اور وظیفہ پڑھنے سے اللہ کی رحمت کا ٹرک آئے گا، دونوں ایک دوسرے کو راستہ نہیں دیں گے، غضب نہیں ہٹے گا تو رحمت بھی نہیں ملے گی، وظیفہ پڑھنے سے رحمت نہیں ملتی گناہ چھوڑنے پر رحمت ملتی ہے، گناہ چھوڑ کر پھر بے شک وظیفہ پڑھو۔

بتاؤ! کپڑوں پر پاخانہ لگا کر عطر لگاتے ہو یا کپڑا دھو کر عطر لگاتے ہو؟ اللہ کا ذکر عطر ہے مگر پہلے گناہوں کی بدبو دور کر لو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک گناہ نہیں چھوٹتے آپ روزہ نماز ہی نہ کریں جو فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ ہے۔ نماز روزہ بھی کیجیے، اللہ کا نام بھی لیجیے لیکن اس عقیدے کی اِصلاح ضروری ہے کہ گناہ چھوڑنا ضروری نہیں بس وظیفہ پڑھتے رہو سب کام ہو جائیں گے نہیں! اللہ کی نافرمانی چھوڑنا سخت ضروری ہے، ایک سانس بھی خدائے تعالیٰ کی ناراضگی میں جینے والا اپنے اوپر خدا کے غضب کو حلال کرتا ہے اِلَّا اَنۡ یَّتُوۡبَ ہاں اگر توبہ کرلے۔

عزت کس سے ملتی ہے؟

ایک صاحب نے آج ہی مجھے بتایا کہ میں بیس سال کا جوان ہوں، لیکن جب سے میں نے داڑھی رکھی ہے تو ستر سال کی بڑھیا بھی مجھے چچا میاں کہہ کر میرا مذاق اڑا رہی ہے تاکہ چچا میاں سن کر ڈر جائے اور داڑھی منڈا دے۔ میں نے اس نوجوان لڑکے سے کہا کہ ظالم! اگر ستر برس کی بڑھیا تجھ کو چچا میاں کہتی ہے، تو اس میں تیری عزت ہے یا ذلت ہے؟ تجھے تو اس عزت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح آج اگر کوئی سترہ اٹھارہ سال کی لڑکی برقعہ پہن لے تو اس کے خاندان والے اس کو کیا کہتے ہیں؟ اماں ذرا راستہ دے دو۔ اب وہ اٹھارہ سال کی لڑکی ڈر جاتی ہے کہ برقعہ سے تو ہمیں اماں بننا پڑا۔ ارے ظالم! تجھے اللہ عزت دے رہا ہے کہ بڑے بڑے تجھے اماں کہہ رہے ہیں، شکر ادا کر کہ اللہ نے تجھے عزت دی۔ کیا تو یہ چاہتی ہے کہ لوگ تجھے چھوکری کہیں؟

میرے ایک دوست، علامہ شبلی کے بھتیجے، ساٹھ سال کی عمر تھی۔ ماشاء اللہ ان کی بڑی خوبصورت داڑھی تھی۔ وہ بس پر سوار ہوئے تو جو لڑکے بیٹھے تھے وہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ چچا میاں! آپ میری سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ ایک صاحب ان سے دس سال بڑے ستر سال کے اپ ٹو ڈیٹ ٹائی لگائے داڑھی منڈائے ہوئے کسی اچھے دفتر میں ملازم تھے انہوں نے میرے دوست سے پوچھا کہ آپ کی کیا عمر ہے؟ انہوں نے کہا: ساٹھ سال۔ تو اس نے لڑکوں سے کہا میں ان سے دس سال بڑا ہوں، تم لوگ مجھے کیوں نہیں بٹھاتے، مجھے چچا کیوں نہیں کہتے؟ تو لڑکوں نے کہا کہ تم تو بھتیجے لگ رہے ہو، چچا کہاں لگ رہے ہو، چچا تو جب لگو گے جب اتنی بڑی داڑھی رکھو گے۔

عقل پر عذاب کی علامت

ایک غضب اور ہے۔ بس کیا کہوں غضب بالائے غضب ہے کہ نیک خاندان کی لڑکی نماز روزے والی، برقعہ اوڑھنے والی، پیسے کے لالچ میں اس کے ماں باپ نے اسے امریکی تعلیم یافتہ بددین بے نمازی مسٹر کو دے دیا۔ جب وہ برقعہ اوڑھ کر اپنے شوہر کے گھر گئی، تو شوہر نے



برقعہ میں آگ لگادی اور کہا کہ تمہیں لپ اِسٹک لگا کر، میک اپ کرکے، ننگے لباس میں ٹیڈی بن کر میرے ساتھ کلفٹن چلنا پڑے گا، الفسٹن اسٹریٹ جانا ہوگا، میرے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملنا ہوگا، یہ پرانے زمانے کا برقعہ اوڑھا تو میری تو عزت اُڑ جائے گی، لوگ کہیں گے کہ یہ کیسی پرانے فیشن کی برقعہ والی بیوی لے آیا۔ آہ! جس چیز کو اللہ اور رسول نے عزت بخشی تھی آج مسلمان اس کو ذلت سمجھ رہے ہیں۔ بتاؤ! عورت کی عزت کس چیز میں ہے؟ پردے میں رہنے میں ہے یا ننگا پھرنے میں؟ کیا کوئی شریف اور باحیا عورت چاہتی ہے کہ غیر مرد اس کے بالوں اور گالوں کو بُری نظروں سے دیکھ کر سیٹیاں بجائیں؟ عورت کا احترام یہی تھا کہ وہ نماز روزہ کرتی، شوہر کی خدمت کرتی، بچوں کی پرورش کرتی اور برقعہ پہن کر باہر نکلتی، لیکن آج شوہر فیشن ایبل بیوی کو ساتھ لے کر بازاروں میں پھرنا اپنی عزت سمجھتا ہے۔ اگر بیوی برقعہ والی ہو تو انہیں شرم آتی ہے۔ یہ کیا عزت ہے کہ تمہاری بیوی کو دوسرے لوگ دیکھ رہے ہیں؟ بے شرمی اور بے غیرتی کی حد ہے۔ جب انسان اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، تو اس کی عقل پر بھی عذاب آجاتا ہے اور اُسے اچھی بات بُری لگنے لگتی ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا

یعنی شیطان بُرائی کو اچھا کرکے دکھاتا ہے پھر بُری باتوں کو لوگ اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ جیسے خواتین بے پردگی کو اچھا سمجھ رہی ہیں، مگر جو خواتین نیک ہیں، وہ پردے سے رہتی ہیں، برقعہ استعمال کرتی ہیں، وہ اللہ والی ہیں، نماز روزہ والی ہیں، ان کا احترام ہم پر لازم ہے، ہم ان سے دعا لیتے ہیں۔ لیکن جو عورت بے پردہ پھرتی ہے، اپنے گالوں اور بالوں کو دِکھا کر مردوں کا ایمان لوٹتی ہے، ایسی عورت کا احترام ہم ہرگز نہیں کریں گے۔ ہماری اکثر تقاریر کا موضوع یہی ہوتا ہے کہ بے پردہ عورتوں کے گال اور کالے بال ہمارے نوجوان بچوں کا ایمان نہ ضایع کردیں۔

عشقِ مجازی سے بچنے کا مراقبہ

میرا ایک دوست ہانگ کانگ گیا۔ ہانگ کانگ میں بے حد بے پردگی ہے، وہاں سرِعام لڑکیاں مردوں کو بلاتی ہیں کہ یہاں آؤ، ہم حمام میں مالش کریں گے، نہلائیں گے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کی تقریریں ہم نے نہ سنی ہوتیں اور اللہ کے غضب اور قہر اور قبرستان میں حسن کی ویرانیاں اور اپنا قبر میں جانا سامنے نہ ہوتا تو ہم زِنا میں مبتلا ہو جاتے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشقِ مجازی کا مرض تین قسم کا ہوتا ہے، بعض لوگوں کو حسین لڑکوں سے عشق ہوتا ہے، لڑکیوں کی طرف اُنہیں بالکل میلان نہیں ہوتا اور بعض کو حسین لڑکیوں کی طرف میلان ہوتا ہے، اُن کو لڑکوں سے گھن آتی ہے اور بعض کو دونوں طرف میلان ہوتا ہے یعنی لڑکا مل گیا اس سے منہ کالا کر لیا اور لڑکی مل گئی تو اس سے منہ کالا کر لیا۔ اب بتاؤ یہ حسن کی بے حرمتی ہے یا نہیں؟ میں صرف عورتوں کو نہیں کہتا، حسین لڑکوں کا بھی نام لیتا ہوں۔ جب میں کہتا ہوں کہ اگر تم کو کسی حسین لڑکے سے عشق ہے تو قبرستان میں جاکر دیکھو کہ اس کے گال اور بال کا کیا حال ہے اور گناہوں کے اعضا کس طرح خاک ہوگئے، سب چیزیں مٹی ہو گئیں۔ تم جن گالوں کو بوسہ دیتے تھے اور جن آنکھوں سے متاثر تھے، ذرا قبرستان میں تلاش کرو کہ وہ ٹیاں کہاں گئیں اسی لیے میرا شعر ہے؎

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

عشقِ مجازی کی بربادیاں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے ہاں عشقِ مجازی اور بد نظری کا موضوع زیادہ رہتا ہے۔ میں اُن کو یہ جواب دیتا ہوں کہ کسی گاؤں میں ہیضہ پھیلا ہو تو زُکام اور نزلہ کی فکر کی جائے گی یا ہیضے کی؟ بد نظری، حسن کی عریانی، ویڈیو، سینما، فلمی گانے آج ہمارے نوجوان بچوں کو کس طرح تباہ کر رہے ہیں۔ گھر میں مینڈک کی طرح بیٹھنے والو! تمہیں کیا پتا کہ کیا ہو رہا ہے؟ جب تک حسن کی ویرانیاں اور قبرستان کے حالات نہیں بیان کیے جائیں گے، ہمارے نوجوانوں کے ایمان ان ٹیڈیوں سے جو ننگی پھر رہی ہیں ضایع ہوتے رہیں گے۔

ایک بہت شریف سید نوجوان کو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا، چہرے کی ہڈیاں اُبھر آئی تھیں اور آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو رہا



ہے، ٹی بی ہورہی ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں! ایک لڑکے نے مجھے حالتِ زنا کی ننگی فلم دِکھادی جس کو ویڈیو کہتے ہیں، اب چھ مہینے ہوگئے میں نے نماز نہیں پڑھی، ہر وقت ناپاک رہتا ہوں، میرا خیال ہر وقت وہیں لگا رہتا ہے، سجدے میں بھی وہیں خیال رہتا ہے، نماز پڑھتا ہوں تو سجدے میں وہی ننگی فلم سامنے ہوتی ہے۔ آہ! اُمت کی بربادی پر آج اگر یہ موضوع اختر زیادہ بیان کرتا ہے تو بعض احمق اور بے وقوفوں کو یہ اِشکال ہوتا ہے کہ صاحب یہ مرض یہاں کیوں زیادہ بیان کیا جاتا ہے؟ میں جسمانی حکیم بھی ہوں، میرے پاس ایسے اُجڑے ہوئے، ویران نوجوان آئے جنہوں نے کہا کہ ہم زہر کھالیں گے۔ بدکاری، بدعملی سے اتنا زیادہ منہ کالا کیا کہ اب ہمارے اندر طاقت نہیں رہی اور شادی ہونے والی ہے، ہمارا علاج کرو۔ انہیں یہ زہر کیوں کھانا پڑا؟ اس پر میرا شعر ہے ؎

حسینوں سے جسے پالا پڑا ہے
اسے بس سنکھیا کھانا پڑا ہے

اس کے دو معنیٰ ہیں: اگر جدائی ہوگئی اور حسین کو نہیں پایا تو اس کے غم میں سنکھیا کھا کر مرگئے اور اگر وہ معشوقہ مل گئی تو اسٹاک اتنا زیادہ ضایع کردیا کہ نامرد ہوگئے، اب سنکھیا کا کشتہ کھانا پڑا، دونوں حالتوں میں یعنی حالتِ وصل میں بھی اور جدائی میں بھی سنکھیا کھانا پڑا۔ عشقِ مجازی کی بربادیوں کی اتنی داستانیں میرے سینے میں ہیں کہ اگر حسن و عشق کے تصادم کی بربادیوں اور صحت کی خرابیوں اور ایمان کی ویرانیوں پر کتاب لکھوں تو پانچ ہزار صفحے کی کتاب ہوگی، پھر بھی میں نے ایک مختصر سی کتاب لکھی ہے اس کا نام ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' ہے کتب خانہ میں دستیاب ہے اس کو پڑھیے۔

عورت کی حرمت کس میں ہے؟

اگر کسی شخص کو میرا یہ موضوع پسند نہ آئے وہ میری خانقاہ چھوڑ دے۔ میرے پاس نہ وہ مرد آئے اور نہ وہ عورت آئے جس کو میری تقریر سے مناسبت نہ ہو اور وہ کہتی ہو کہ جب آپ حسن کی ویرانیاں اور عورت کی بے حرمتی بیان کرتے ہیں تو مجھے بہت پریشانی ہوتی

ہے۔ آپ بتایئے! حسن کی ویرانیاں اور تباہ کاریاں پیش کرنا تاکہ نوجوانوں کا ایمان بچ جائے اور فلمی دنیا میں جو عورتیں ننگی پھر رہی ہیں ان کے فتنے سے ہمارے نوجوانوں کی زندگی بچ جائے، یہ عورت کی بے حرمتی ہے یا اس کی حرمت اور عزت ہے کہ اس کے حسن کی فنائیت دکھا کر اس کو ابوالہوس، لالچی، بدکار اور فاسق لوگوں سے بچایا جائے؟ یہ دوسری بات ہے کہ کوئی ایسی آوارہ ہو جس کو خطرہ ہو کہ ایسی باتیں سن کر کہیں میرے آشنا کی نظر میں میرے حسن کی قیمت نہ گھٹ جائے تو ایسی نالائق عورتیں ہماری مخاطب نہیں۔

مجھے ایسی روحوں کی ضرورت نہیں ہے جن کو میری تقریر سے پریشانی ہوتی ہو۔ میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی کو میری تقریروں سے فائدہ نہیں ہوتا، تو سمجھ لو کہ اس کو مجھ سے مناسبت نہیں ہے، لہٰذا میری تقریر کی اصلاح کرنے کی کوشش نہ کیجیے، نہ مرد نہ عورت۔ جو مریض یا مریضہ ڈاکٹر کی اصلاح کرے، ڈاکٹر پر فرض ہے کہ اس کو ہسپتال سے گیٹ آؤٹ کردے۔ آپ بتایئے! آلو بیچنے والا یا سبزی بیچنے والا کسی ڈاکٹر کو یہ مشورہ دے سکتے ہیں کہ آپ کا کیپسول ڈھائی ہزار ملی گرام کا کیوں ہے؟ اس سے کم میں بھی کام چل سکتا ہے۔ اسی طرح کسی روحانی مریض کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے روحانی معالج کو یہ مشورہ دے کہ صاحب یہاں یہ مضمون کیوں زیادہ بیان ہوتا ہے؟ میں بیس سال سے یہ کام کررہا ہوں اور لوگ میرا اتنا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آہ! آپ کی تقریر سننے سے قبل ہم بہت ہی خطرناک اور بہت ہی بھیانک زندگی میں تھے، اِن تقریروں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عشقِ مجازی اور عورتوں کے چکر سے نجات بخشی۔

وہ نیک بیویاں جو پردے دار ہیں، اللہ والی ہیں، اِن تقریروں سے وہ ہماری مراد نہیں ہوتیں، ہم تو ان کی دعائیں لیتے ہیں۔ ایسی خواتین کے جب ٹیلی فون آتے ہیں، تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میری صحت کے لیے دعا کیجیے گا۔ کوئی خاتون کہتی ہے کہ ہم عمرہ پر جارہے ہیں ہمارے لیے دعا کیجیے تو ہم بھی ان سے دعا کا کہتے ہیں، ایسی خواتین کو ہم اللہ والی سمجھتے ہیں۔ میں تو خود ان کی تعریف کرتا ہوں، لیکن جن کی بُرائیاں بیان کرتا ہوں، اس سے وہ خبیث عورتیں مراد ہیں جو بازاروں میں بے پردہ ننگی پھرتی ہیں۔ کچھ تو عقل استعمال کریں۔ انسان کو اتنا پاگل اور احمق بھی نہیں ہونا چاہیے، میری مراد کو سمجھو، میں خواتین کی بے حرمتی نہیں کرتا، میں



اللہ والی عورتوں کا بے حد احترام کرتا ہوں، ان کی دعاؤں کا میں محتاج ہوں، میں ان سے سوال بھی کرتا رہتا ہوں کہ ہم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ جب ہم کسی کے حسن کی ویرانیاں بیان کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو بس اسٹاپوں پر ننگی پھر رہی ہیں، مخلوط تعلیم میں شامل ہیں، لڑکوں کو اشارے کر رہی ہیں اور ہمارے نوجوان بچوں کا ایمان ضایع کر رہی ہیں۔ میں اِس حسن کا احترام کروں؟ ایسے حسن کے احترام پر میں لعنت بھیجتا ہوں جو ہمارے نوجوان بچوں کا ایمان ضایع کر دے۔

ایئر ہوسٹسوں کی ذلت آمیز ملازمت

میرا ہوائی جہاز پر رات دن سفر کا اتفاق ہوتا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ معزز گھرانے کی لڑکیاں ہیں، لیکن وہاں دوپٹا اُتارے کھانا لے کر دوڑتی ہیں اور فضائی ماسیاں بنی ہوئی ہیں اور پائلٹ اور ہوائی جہاز کے نوجوانوں اور غیر مردوں کے عملہ کے ساتھ سیٹ پر ٹانگ سے ٹانگ ملا کر بیٹھتی ہیں اور گپ شپ ہو رہی ہے، یہاں تک کہ ایک مرتبہ میرے شیخ اور میں بیٹھے ہوئے تھے، عمرہ یا حج کا سفر تھا کہ ایک ایئر ہوسٹس اپنے گھٹنے میرے گھٹنے سے لگا کر قریبی سیٹ پر بیٹھ گئی، تو ہم لوگوں نے فوراً عملے کو اطلاع کی اور جو حکام اور جاننے والے دوست تھے، ان سے کہا کہ بھائی اس لڑکی سے کہہ دو کہیں اور جا کر بیٹھ جائے۔ تو یہ آپ کی بہو بیٹیوں کی نظارہ بازی ہو رہی ہے۔ اب بتایئے کہ ان کے حسن کی وہاں بے حرمتی ہو رہی ہے یا اختر کی تقریر سے بے حرمتی ہوتی ہے۔ تمہیں اس بات کا تو غم نہیں ہوا کہ بہو بیٹیاں باہر بے پردہ پھر رہی ہیں اور مرد ان کو بُری نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ وہاں بے حرمتی نظر نہیں آتی؟ خدا اس کی عقل سے عذاب دور کر دے جس نے مجھے ٹیلی فون کیا۔ اس بے پردگی اور عشقِ مجازی سے ایسے ایسے خطرناک حالات پیدا ہوئے، جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ایسے دو قصے سناتا ہوں۔

بے پردگی کا عبرتناک انجام

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں کہ تقسیمِ ہند سے پہلے ایک شوہر اپنی اپ ٹو ڈیٹ بیوی کو خوب عمدہ لباس پہنا کر شملہ پہاڑ کی ہوا کھلا رہا تھا۔ جیسے

پاکستان میں مری ہے ایسے ہی ہندوستان میں شملہ ہے۔ اُس زمانے میں وہاں انگریزوں کے بنگلے ہوتے تھے، گرمی کا موسم تھا، ایک انگریز افسر کے بنگلے پر بندوق لیے دو گورے فوجی چوکیدار کھڑے تھے۔ یہ مسٹر اپ ٹوڈیٹ ٹائی لگائے ہوئے اپنی بے پردہ نوجوان بیوی کو خوب بنا سنوار کر اس کے فیشن دِکھا رہے تھے کہ یہ زمانہ ماڈرن زمانہ ہے، ہم تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ لوگ ہیں۔ نعوذ باللہ! اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرانا زمانہ نہیں رہا۔ ذرا اب اس ترقی یافتہ زمانے کی بے پردگی کا عذاب سنیے جو حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ میں بیان کیا اور جسے آج میں مسجد میں بیان کر رہا ہوں۔ ان دونوں چوکیداروں کو لندن سے آئے ہوئے سال بھر ہو گیا تھا، شہوت کی آگ لگی ہوئی تھی، بے پردہ عورت کو دیکھا تو بتاؤ کیا حال ہوا ہوگا؟ ارے ظالمو! اسی لیے کہتا ہوں کہ اپنے اوپر رحم کرو، اب بھی میری تقریر کی قدر کر لو اور اگر پھر بھی تم کو فائدہ نہیں ہوتا تو خانقاہ میں آنا چھوڑ دو۔ عورت کو بے پردہ پھراتے ہو لیکن ایک پاؤ گوشت تھیلے میں چھپا کر لے جاتے ہو کہ کہیں چیل نہ اُڑا لے جائے، ایک پاؤ دودھ کو بلی سے چھپاتے ہو کہ کہیں بلی دودھ نہ پی جائے اور ایک ہزار کے نوٹ جیب میں ہیں تو جیب پر ہاتھ رکھتے ہو کہ کوئی جیب کترا ہاتھ نہ دِکھا دے، جبکہ ان چیزوں میں خود چل کر جانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ نوٹ میں اتنی طاقت نہیں کہ چل کر جیب کترے کے پاس چلا جائے، دودھ میں اتنی طاقت نہیں کہ بلی کے پاس چلا جائے، گوشت میں اتنی طاقت نہیں کہ اڑ کر چیل کے پاس پہنچ جائے لیکن عورت کے اندر یہ خاصیت ہے کہ وہ خود سے کہیں چلی جائے۔ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ عورتیں عاشق ہو کر گھر سے بھاگ گئیں۔ تو ایک پاؤ دودھ کی قدر کرنے والو! ایک پاؤ گوشت کی حفاظت کرنے والو! جیب میں ایک ہزار کے نوٹ پر ہاتھ رکھ کر جیب کتروں سے بچانے والو! اپنی بہو بیٹیوں کو اکیلے بھیجتے ہوئے تمہیں شرم و غیرت نہیں آتی؟

میں ناظم آباد میں بیس سال رہا ہوں۔ وہاں میرے ایک دوست نے جو ایک کالج کے پرنسپل تھے، ایک قصہ سنایا کہ میرے پاس ایک صاحب آئے، انہوں نے کہا کہ میری لڑکی تین دن سے گھر نہیں آئی، دیکھیے کیا آپ کے رجسٹر میں اس کی حاضری لگی ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ تمہاری لڑکی روزانہ سارے سبجیکٹ میں حاضر رہتی ہے، اب یہاں سے تمہارے گھر نہ جائے تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ تو ابّا جان کہتے ہیں: OK,OK کوئی بھی اس کو



نہ ٹوکے۔ ہماری طرف سے اوکے یعنی بس کالج کی غیر حاضری نہ ہو، باقی کہیں بھی رہے، کسی بھی لڑکے کے پاس رہے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ پرنسپل صاحب یہ کہہ کر رونے لگے، کیوں کہ باشرع نمازی اور اللہ والے آدمی تھے۔ لہٰذا اگر میں عشقِ مجازی کے مرض کو بیان کرتا ہوں تو، جس شخص کو میری باتوں سے مناسبت نہ ہو اور اس کو بجائے فائدہ کے یہ اعتراض ہوتا ہو کہ یہاں بار بار یہی مضمون بیان ہوتا ہے تو جس کو یہ مضمون اچھا نہ لگے، وہ مفتی رشید احمد صاحب کے یہاں، مولانا سحبان محمود صاحب کے یہاں، مولانا تقی عثمانی صاحب کے یہاں یا مولانا مفتی ولی حسن صاحب، غرض بہت سے بزرگوں کی مجلسیں ہو رہی ہیں وہاں چلا جائے، اختر کو چھوڑ دے، ایسے شخص کو یہاں فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ میں تو ہیضے کے مریض کو ہیضے ہی کا انجکشن لگاؤں گا، لہٰذا جس شخص کو مجھ سے مناسبت نہ ہو وہ میری مجلس میں نہ آئے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگوں سے فائدہ ہمیشہ دو قسم کے لوگوں کو ہوتا ہے: یا تو اس بزرگ سے انتہائی محبت ہو کہ اس کی ہر بات اچھی معلوم ہو یا انتہائی سمجھدار ہو کہ اس کو ہر بات سمجھ میں آجائے کہ اس میں یہ نکتہ ہے۔ اگر آدمی بے وقوف ہے یا غیر عاشق ہے جس کو حسنِ ظن نہیں، ایسے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔

میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ میری اِصلاح کی فکر چھوڑ دو۔ مریض کو حق نہیں ہے کہ وہ ڈاکٹر کی اصلاح کرے۔ اگر آپ کو میری بات اچھی اور مفید لگے آپ آیئے سر آنکھوں پر، ہم آپ کے لیے دعا گو ہیں عرفات میں، منیٰ میں، مزدلفہ میں، روضۂ مبارک کے سامنے، بیت اللہ میں کہ اے خدا! جو خانقاہ میں آئے محروم نہ جائے، اس کو صاحبِ نسبت بنا دے۔

میری دعا اور میرے آہ و نالوں کی قدر کرو۔ بہت نالائق و احمق ہے وہ عورت جس نے مجھے یہ فون کیا ہے کہ صاحب حسنِ مجازی کا انجام بیان کرنے سے عورت کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اگر وہ عورت آج نہ آئی ہو تو جو خواتین آئی ہیں اس عورت تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ آیندہ ہرگز ہمارے یہاں نہ آئے۔ میں یہی مضمون ہمیشہ بیان کرتا ہوں جس کا آج کل ہیضہ پھیلا ہوا ہے، جس سے امت کے بچے تباہ ہو رہے ہیں۔

کاش! اُس جوڑے کو جو شملہ گیا ہوا تھا کوئی مولوی، کوئی اللہ والا سکھاتا کہ بیٹا اپنی بیوی کو باہر بے پردہ مت لے جاؤ، ایسا نہ ہو کہ تمہاری بیوی کی حرمت لٹ جائے۔ چناں چہ ان دونوں

فوجی چوکیداروں نے بندوق کے زور پر اس اپ ٹوڈیٹ شخص کی بے پردہ بیوی کو زبردستی گھسیٹا اور شوہر کے سامنے منہ کالا کیا۔ دیکھو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں یہ قصہ ہے۔ اور ماڈرن بنو! اور اپنی بہو بیٹیوں کو بازاروں میں بے پردہ اور ننگا پھراؤ! اور یہ عذاب دیکھو یعنی شوہر ٹائی لگائے اپ ٹوڈیٹ بنا ہوا کھڑا ہے اور اپنی بیوی کی ڈیٹ ایکسپائر ہوتے دیکھ رہا ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کچھ کرنے کی ہمت نہیں تھی، کیوں کہ وہ بندوق والے تھے۔

اگر یہ برقعہ میں ہوتی تو یہ انجام نہ ہوتا۔ آج تک کسی برقعہ والی عورت سے زِنا نہیں ہوا۔ اگر ہوا تو پہلے وہ بے پردہ ہوئی تب مبتلا ہوئی۔ اگر پردہ میں رہتی تو محفوظ رہتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ خبردار اپنی نگاہ کو کسی کی بیوی، کسی کی بیٹی، کسی کی بہو، کسی کی خالہ، کسی کی بہن، کسی کی ماں پر نہ ڈالو۔ یہ ہے عورت کا احترام، یہ احترام نہیں ہے کہ میں یہ مضمون بیان کرنا چھوڑ دوں اور تم سانڈ کی طرح پھرتی رہو۔ اگر تمہیں اپنی اصلاح مقصود ہے تو تم کو یہی سننا پڑے گا۔ بتاؤ! عورتوں کا احترام تقویٰ میں ہے یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ہے کہ عورت کے حسن کو اتنا زیادہ دِکھایا جائے، جس سے لوگ اس کے عشق میں مبتلا ہو جائیں۔

جو خواتین پردہ سے رہتی ہیں، نماز روزے والی ہیں ان سے ہم خود دعا کے لیے کہتے ہیں۔ الحمد للہ یہاں مجمع میں بہت سی ایسی اللہ والی خواتین آتی ہیں جن کی دعاؤں کے ہم مشتاق ہیں اور وہ اس بات کی شہادت بھی دے سکتی ہیں کہ جب کبھی ان کا ٹیلی فون آیا تو میں نے کہا کہ مجھے بھی دعا میں یاد رکھنا۔ اگر میرے قلب میں ان ماؤں بہنوں کا احترام نہ ہوتا تو میں ان سے دعاؤں کی درخواست کیوں کرتا؟ لیکن میں چاہتا ہوں کہ کوئی آپ کی بیٹیوں کی عزت نہ لوٹے۔ آپ ان کو پردہ میں رکھیں، برقعہ اُڑھائیں۔ یہ بے پردگی کا عذاب ہے کہ لوگ عورتوں کو اغوا کرکے ان کے ساتھ منہ کالا کرکے ان کو جان سے مار دیتے ہیں، اسی لیے حکم ہے کہ اگر گھر سے نکلو تو پردہ سے نکلو، شادی بیاہ میں سادہ لباس میں جاؤ، تمہارے حسن پر کسی کی نظر نہ پڑے، تمہارا حسن تمہارے شوہر کو مبارک ہو۔

میں اپنے دوستوں سے یہی کہتا ہوں کہ جب کوئی حسین لڑکا نظر آئے تو فوراً کہو کہ اے خدا! اس کے حسن کو اس کی بیوی کے لیے مبارک فرما۔ کیوں بھئی! کوئی بیوی اپنے حسین

نوجوان شوہر کا بوسہ لے تو جائز ہے یا نہیں اور اگر کسی حسین لڑکی پر اچانک بلا ارادہ نظر پڑ جائے، تو یہ دعا کرو کہ اے خدا! اس کے حسن کو اس کے شوہر کے لیے مبارک فرما۔

بدنظری سے ازدواجی زندگی کی بربادی

بہت سی خواتین بے چاری روتی ہوئی تعویذ لینے آتی ہیں کہ میرا شوہر فلمی دنیا میں پھنس کر غیروں کی طرف مائل ہے، مجھے بھنگن کی طرح سمجھتا ہے۔ آہ! گھر گھر شہوت پرستی کا عذاب ہے اور مجھے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ میں اس مضمون کو نہ بیان کروں۔ بتاؤ! مجھے پورے دو دن سے اس کی بے وقوفی پر اتنا صدمہ، اتنا غم ہے کہ جس کی حد نہیں۔ اکثر عورتیں فون پر روتی ہیں کہ بازاروں میں حسن کی عریانی اور بے پردگی کی وجہ سے وہ اپنے شوہر کی نگاہِ عنایت سے محروم ہیں۔ دوسری عورتوں کو دیکھ کر شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تو حسن میں کم ہے، میری تو قسمت پھوٹ گئی، رشتہ کے وقت میری ماں نے تجھے ٹھیک سے نہیں دیکھا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ سڑکوں پر پھرنے والی عورتوں پر شیطان زیادہ لائٹ مارتا ہے۔ مسمیریزم (Mesmerism) کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے سڑکوں پر پھرنے والی عورتیں زیادہ حسین لگتی ہیں اور اپنی بیوی کم حسین لگتی ہے، یہ شیطانی مکر ہے۔ اللہ نے جو دے دی اس پر راضی رہو۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ہماری یہ مسلمان بیویاں جنت میں ان شاء اللہ حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پرائی چیز کو پرائی چیز سمجھو، کسی کی چیز کو دیکھ کر للچانا اور اپنے دل کو تڑپانا اس سے بڑا بے وقوف کون انسان ہو سکتا ہے؟

آج سے پندرہ سال پہلے ایک صاحب ہسپتال میں داخل ہوئے اور ایک بے پردہ کم عمر نرس سے دل لگا بیٹھے، ان کی بیوی اور خاندان والے میرے پاس آکر رونے لگے کہ ہم تو مر جائیں گے، اس شوہر کے لیے دُعا تعویذ کر دیں۔ میں بھی اللہ سے بہت رویا، تب جا کر اس سے جان بچی اور خاندان جس میں غم کی آگ لگ گئی تھی وہ اس غم سے بچ گیا، اسی لیے کہتا ہوں کہ اس وقت ان مضامین کے بیان کی اشدّ ضرورت ہے۔ بہت سی ایسی لڑکیاں جن کی ابھی شادی نہیں ہوئی مجھ سے اِصلاح کا تعلق رکھتی ہیں انہوں نے خط میں لکھا کہ آپ کی تقریروں سے ہمیں بے حد فائدہ ہوا اور ہم بدنظری سے بچ گئے اور اخباروں میں بھی مردوں کی تصویریں تک نہیں

دیکھتیں۔ بتاؤ! نوجوان لڑکیوں کو فائدہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟ الحمد للہ! اتنا فائدہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس عورتوں کے خطوط آتے ہیں، ٹیلی فون آتے ہیں کہ ہم آپ کے لیے، آپ کی زندگی کے لیے دعا کرتے ہیں کیوں کہ آپ کی مجلس میں آنے سے ہمارے بہت سے گناہ چھوٹ گئے۔

مریض کو معالج پر اعتراض کا حق نہیں

لیکن ایسی پاگل کو کیا کہوں جس نے میرے دل کو زخمی کر دیا، ایسی حماقت سے خدا سب کو بچائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ہدایت دے۔ اگر اس کو مجھ سے مناسبت نہیں، میری باتوں سے فائدہ نہیں، تو دعا کیجیے کہ وہ میرے یہاں کبھی نہ آئے، کیوں کہ اس کا یہاں آنا بے کار ہے۔ جب فائدہ نہ ہو تو کیوں اپنی زندگی ضایع کرتے ہو؟ دوسرے علماء کے پاس چلے جاؤ، لیکن ڈاکٹر کی اصلاح کا حوصلہ مت کرو۔ اس عورت نے فون پر میری اصلاح کرنے کی کوشش کی، حالاں کہ مریض کو کیا حق ہے کہ ڈاکٹر کو مشورہ دے؟ اگر ہمارے علاج سے تم کو فائدہ نہیں ہو رہا تو کسی دوسرے ڈاکٹر کے یہاں چلی جاؤ، دوسرے ہسپتال میں داخلہ لے لو، یہ تو روحانی بیماری کا ہسپتال ہے، میری ان تقریروں کو عام تقریر نہ سمجھو۔ آج جگہ جگہ تقریریں ہو رہی ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جس کا دل چاہا اس مقرر کے کان پکڑ لیے؟ یہ روحانی ہسپتال ہے، یہاں کسی مریض کو اس کی اجازت نہیں ہے کہ وہ مجھے مشورہ دے، اگر کسی کو فائدہ ہوتا ہے تو رہو، نہ فائدہ ہو تو جاؤ۔ خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

جائے جسے مجذوب نہ زاہد نظر آئے
بھائے نہ جسے رند وہ پھر کیوں اِدھر آئے

فرزانہ جسے بننا ہو جائے وہ کہیں اور
دیوانہ جسے بننا ہو بس وہ ادھر آئے

سو بار بگڑنا جسے منظور ہو اپنا
وہ آئے یہاں اور بچشم و بسر آئے

اختر تمہارا محتاج نہیں ہے، میری عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ شمس الدین تبریزی کو ایک ہی



خلیفہ ملا مولانا جلال الدین رومی، لیکن ساری دنیا میں ان کا ڈنکا پٹ گیا۔ بیس سال سے میں اپنی تقریر پر لوگوں کا شکریہ سن رہا ہوں اور دعائیں لے رہا ہوں۔ بیس سال میں مجھے پہلی مرتبہ ایسا ٹیلی فون ملا کہ اپنی تقریر میں تم حسن کے جو پرخچے اڑاتے ہو اور حسن کا پوسٹ مارٹم کرتے ہو اس سے تو عورت کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

حسنِ فانی کا پوسٹ مارٹم کرنا کسی کی بے حرمتی نہیں

کیا یہ عورت کی حرمت ہو رہی ہے کہ وہ سڑکوں پر ننگی پھر رہی ہیں؟ میرا مقصد بے پردہ پھرنے والی عورتوں کے حسن کا پوسٹ مارٹم ہوتا ہے، تاکہ لوگ ان کے چکر میں پھنس کر برباد نہ ہوں۔ میں حسنِ مجازی کے پوسٹ مارٹم میں لڑکوں کو بھی شامل کرتا ہوں، بہت سے لوگوں کو نوجوان لڑکوں سے عشق بازی کا مرض ہے، ان کے گال اور کالے بال بھی اس میں شامل ہیں۔ بوڑھا ہونے کے بعد ان جوانوں میں کیا رہے گا؟ اس پر میرا شعر ہے ؎

کمر جھک کے مثلِ کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

اس شعر میں کسی کی بے حرمتی ہو رہی ہے؟ میں اس عورت سے جس نے مجھے یہ فون کیا تھا کہوں گا کہ قونیہ میں مولانا رومی کی قبر پر جا کر یہی بات کہہ دے جو مجھ سے فون پر کہی کہ حسن فانی کا پوسٹ مارٹم کرنے سے عورت کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اب حسنِ فانی کے زوال پر مولانا رومی کا بھی شعر سنیے ؎

زلفِ جعد و مشکبار و عقل بر
آخر او دم زشت پیرِ خر

اے انسانو، اے ایمان والو! جن کی زُلف کالی ہے، گھنگھریالی ہے، مشک بار ہے، مشک کی خوشبو آرہی ہے، عقل بر ہے، عقل کو اُڑا لے جارہی ہے، ان پر ایمان مت دو، ان پر جان مت دو۔ جب یہ کالی زلفوں والی عورتیں بڈھی ہو جائیں گی، تو ان کی چُٹیا بڈھے گدھے کی دُم معلوم ہو گی۔ یہ کس کا کلام ہے؟ اختر جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی شعر کا ترجمہ پیش کر رہا ہے کہ خبردار! کسی کی کالی زلفوں پہ مت جانا، بڑھاپے میں اُن کی یہ چُٹیا بڈھے گدھے کی دُم معلوم ہو گی۔



آخر او دم زشت پیرِ خر

یہاں پیر کے معنیٰ بڈھا ہے اور خر کے معنیٰ گدھا۔ کس پر ایمان دے رہے ہو؟ کہاں جان دے رہے ہو؟ اب اس پر بھی کہہ دو کہ بھئی اب ہم مولانا رومی کی کتاب بھی نہیں پڑھیں گے، کیوں کہ اس میں بھی عورت کی بے حرمتی نظر آرہی ہے۔ ارے اپنا احترام لے کر تم یہاں سے کہیں اور چلی جاؤ، مجھے نہیں چاہیے ایسی سامعات، نہ ایسے سامعین جن کی کھوپڑی میں اتنی بھی عقل نہ ہو۔ ایسے نادانوں کو مجھ سے فائدہ نہیں ہوگا، وہ بلا وجہ اپنی زندگی ضایع کرتے ہیں۔ میں اس عورت سے کہتا ہوں کہ خبردار! وہ ہمارے یہاں نہ آئے۔ بتاؤ! مولانا روم کے اس شعر سے نوجوانوں کو عقل آتی ہے یا نہیں؟ بتاؤ! ایسے شعر سے امت کے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے یا نہیں؟

متقی شوہر بیوی سے زیادہ محبت کرتا ہے

اب میں ایک بات اور بتادوں، اگر تمہارے شوہر بھی یہ شعر سن لیں، تو اپنی بیوی کو تھوڑی حقیر سمجھیں گے۔ ارے ان کی نظر غیروں سے بچ جائے گی۔ یاد رکھو! ان اشعار سے، میری تقریروں سے اور خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس کا شوہر جتنا زیادہ اللہ والا بنے گا اُس کو اِن بے پردہ پھرنے والی عورتوں کے بالوں اور گالوں سے نفرت ہو جائے گی اور تمہارا شوہر تمہاری عزت کرے گا۔ یہ مسئلہ بتارہا ہوں کہ شوہر جتنا متقی ہوتا ہے اتنی اس کو اپنی بیوی سے محبت بڑھ جاتی ہے، کیوں کہ جب اس کے قلب میں دوسری عورتوں کے گال اور کالے بال سے نفرت ہوگی، تو تمہاری قدر اور بڑھ جائے گی۔ اور اگر تمہارا شوہر تاک جھانک کرے گا اور دوسری عورتوں کے حسن کا احترام کرے گا، تو پھر سمجھ لو تمہارا کیا حشر ہوگا۔

بے وقوفی خدا کا قہر ہے

حد ہوگئی اس بدگمانی کی! اب اگر میں کہہ دوں کہ گناہوں سے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جو عیش و عشرت ملے تو ایسے عیش و عشرت پر لعنت ہے تو یہ عشرت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ کھڑے ہوجائیں اور کہہ دیں کہ صاحب! آپ نے میری بے حرمتی کردی۔ ارے



مضمون کو بھی تو سمجھو کہ کون سی عشرت پر میں لعنت بھیج رہا ہوں؟ جو اللہ کی نافرمانی کے راستے سے حاصل ہو۔ بے وقوفی دراصل کسی گناہ کی سزا میں عقل پر خدا کا قہر ہے، عذابِ الٰہی ہے، اس بے وقوفی کا کوئی علاج نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بے وقوف سے بھاگے جا رہے تھے۔ ایک امتی نے کہا: حضور! آپ اس کی بے وقوفی دور کر دیجیے، آپ کوڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو وہ اچھا ہو جاتا ہے، اندھے پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو اس کو آنکھیں مل جاتی ہیں اور آپ سفید داغ والوں کو بھی اچھا کر دیتے ہیں، لیکن یہ کیا بات ہے کہ آپ بے وقوف سے بھاگے جا رہے ہیں؟ آپ اس پر بھی ہاتھ پھیر دیجیے، اس کی بے وقوفی دور ہو جائے گی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بے وقوفی اللہ تعالیٰ کا عذاب اور قہر ہے، خدا کا قہر جب ہی ہٹے گا جب یہ توبہ کرے گا لہٰذا میں نے کہہ دیا کہ آج سے مجھے کوئی صاحب ایسا ٹیلی فون نہیں کریں گے، نہ ایسا خط لکھیں گے، میری اصلاح کے لیے میرا شیخ کافی ہے، تم میری اصلاح کی فکر چھوڑ دو، اگر آپ کو میری ڈاکٹری کام نہیں دے رہی ہے، تو میرا مستشفیٰ، میرا اسپتال، میری خانقاہ چھوڑ کر دوسری خانقاہوں میں چلے جاؤ، ورنہ ایسے مریض کو کبھی شفا نہیں ملے گی جو ڈاکٹروں کی اصلاح کرنے لگے۔

شیخ پر اعتراض کرنا محرومی کی علامت ہے

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِلْمُرِیْدِ بِاَنْ لَا یَنْظُرَ اِلَی الشَّیْخِ بِعَیْنِ الْاِحْتِقَارِ لِاَنَّ مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰی شَیْخِہٖ لَمْ یُفْلِحْ اَبَدًا[۱]

جس نے دینی مربّی پر اعتراض کیا اور اس کو حقیر سمجھا اس کو کبھی فلاح نہیں مل سکتی۔ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کو اپنے دینی مربی سے جتنا نیک گمان، جتنا ادب، جتنا اکرام ہو گا اتنا ہی زیادہ اس کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ راستہ اللہ والوں کا ہے، یہ روحانی راستہ ہے یہ جو عام لیڈر قسم کے مقررین پھر رہے ہیں اور چند تقاریر کر کے بزرگ بن بیٹھے ہیں مگر کسی بزرگ سے اصلاح نہیں کرائی، اس قسم کے لوگوں کو بزرگوں کی ہر بات پر اعتراض ہوتا ہے۔ ان کی گھٹی میں شروع ہی سے بد تمیزی پلائی جاتی ہے، اعتراض کرنا ان کا عین دین

[۱] مرقاۃ المفاتیح:۱/۲۲۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

ہوتا ہے، صحابہ سے لے کر انبیاء تک کسی کو نہیں چھوڑتے، سب پر اعتراض کرتے ہیں کہ اِن میں یہ خرابی ہے اُن میں وہ خرابی ہے۔ ہمارے بزرگوں کا راستہ ادب کا راستہ ہے، اس قسم کے لٹریچر پڑھنے لکھنے والوں کا راستہ نہیں ہے۔

اے خدا جوئیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

اے اللہ! ہم آپ سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں کیوں کہ بے ادب اللہ کے فضل سے محروم ہوتا ہے۔

عشقِ مجازی کا علاج

اب عشقِ مجازی کا علاج بتاتا ہوں۔ بتاؤ وہ لڑکا جو چھ مہینے سے بے نمازی ہوگیا تھا، چہرہ پیلا ہوگیا تھا، ہڈیاں نکل آئی تھیں اگر میرے پاس نہ آتا تو مر نہ جاتا؟ پھر میں نے اس کو علاج بتایا۔ عشقِ مجازی کا مرض بڑی مشکل سے نکلتا ہے، جان لیوا ہے، قبرستان تک پہنچادیتا ہے۔

لہٰذا سب لوگ سن لیں عشقِ مجازی کا علاج! حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک علاج بتایا کہ اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے اور اس کی محبت دل سے نہ نکل رہی ہو تو عشقِ مجازی، غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالنے کا علاج سن لیجیے: نمبر ۱: صاف کپڑے پہن کر، عطر لگا کر پانچ تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی پڑھیں۔ جب لَآ اِلٰہَ پڑھیں، تو دل میں خیال کریں کہ دل میں جتنے غیر اللہ کے بت گھسے ہیں سب کو میں نے دل سے نکال دیا اور جب اِلَّا اللّٰہُ کہیں تو خیال کریں کہ دل میں اللہ کا نور آگیا اور میری لَآ اِلٰہَ عرشِ اعظم پر پہنچ کر اللہ سے مل گئی۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ زمین پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا ہے، تو یہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ساتوں آسمان پار کرکے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ [۵]

---

۵ جامع الترمذی: ۲/۱۹۱، باب بعد بیان باب عقد التسبیح بالید، ایچ ایم سعید۔ ذکرہ بلفظ دون اللہ حجاب/ مشکوۃ المصابیح: ۲/۲۱ (۲۳۱۳)، باب ثواب التسبیح والتحمید، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

تو جس کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی توفیق ہو جائے، تو وہ سمجھ لے کہ اس بہانے مولیٰ کریم سے ہماری ملاقات ہو رہی ہے۔ ہم ان تک نہ جاسکے تو ہمارا کلمہ تو اللہ سے مل رہا ہے۔ عاشقوں سے پوچھو اس کی قدر ؂

بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

ان شاء اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے کلمہ کی برکت سے کچھ ہی دن میں دل کی کایا پلٹ جائے گی۔ اگر پاگل بھی ہو گیا ہو گا تو ویلیم فائیو ویلیم ٹین سب چھوٹ جائیں گی اور اللہ کے نام سے نیند بھی آنے لگے گی۔ نمبر ۲: تصور کرو کہ ہم مر چکے ہیں اور جن اعضا سے گناہ کیا جاتا ہے قبر میں ان اعضا کو جراثیم اور کیڑے کھا رہے ہیں اور اس لڑکے کا یا اس عورت کا تصور کرو کہ قبر میں ان کے اعضا پر بھی ہزاروں کیڑے لپٹے ہوئے ہیں۔ دیکھو! میں ہمیشہ لڑکا اور لڑکی دونوں کے حسن فانی کے انجام کو بیان کرتا ہوں، نہ جانے کون سی ایسی پاگل اور احمق ہے جس کو یہ محسوس ہوا کہ حسنِ مجازی کا انجام بیان کرنے سے عورتوں کی بے حرمتی ہوتی ہے کہ ان کے گالوں کی توہین نہ کیجیے۔ تو اس معشوقہ یا معشوق کے بارے میں سوچو اور اپنے بارے میں بھی سوچو کہ ایک دن قبرستان میں کیا حال ہو گا؟ آنکھیں کیڑے لیے پھر رہے ہوں گے، گال کو کیڑے کھا رہے ہوں گے، ایک ایک بال کو کیڑے لیے چکر لگا رہے ہوں گے، معشوق ہو یا معشوقہ سب کے جسمانی اجزا بکھر جائیں گے۔ یہ میں بے پردہ پھرنے والیوں کے لیے کہہ رہا ہوں کہ ان کے چکروں میں مت آؤ، ان شاء اللہ تعالیٰ اس مراقبے سے حرام جگہ سے بچنے کے لیے دل میں قوت آجاتی ہے۔ میں حلال سے منع نہیں کرتا، بے شک حلال بیوی کا خوب محبت سے حق ادا کرو، بس حرام سے بچو۔ میرا شعر ہے ؂

جب نہیں دی مجھے حلال کی مے
کیوں پیوں چھپ کے میں حرام کی مے

جن کی شادیاں نہیں ہوئیں یا ان کی بیوی بیمار ہو گئی یا بڈھی ہو گئی، تو وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر نظر خراب نہ کریں۔ تو علاج نمبر ایک کیا ہے، پانچ تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی پڑھنا، درمیان درمیان میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر کلمہ پورا کرلیں، ان شاء اللہ اس کی

برکت سے قلب غیر اللہ سے پاک ہوجائے گا اور اللہ کی محبت سے بھر جائے گا۔ نمبر دو، اپنے بارے میں بھی سوچیں کہ ایک دن مر کر قبر میں جانا ہے اور وہ معشوق یا معشوقہ بھی قبر میں جائے گی، دونوں کے جسم بگڑ گئے، مٹی ہوگئے، اب قبر کھود کر دونوں کی مٹیوں سے پوچھ لو، عاشق صاحب کی بھی اور معشوق صاحب کی بھی کہ ارے مٹیو! تمہاری وہ تمام چُمّے چاٹیاں کہاں چلی گئیں؟ تمہارے وہ اعضائے معصیت کہاں چلے گئے؟ تم دنیا سے لعنت لے کر گئے ۔

نیکواں رفتند و سنت ہا بماند
وازلئیماں ظلم ولعنت ہا بماند

نیک بندے دنیا سے چلے گئے اور ان کی سنتوں اور طریقوں کا ذکر ہورہا ہے۔ اور کمینے بندے اور کمینی نالائق عورتیں چلی گئیں اور ان کے گناہ وبدکاری کے چرچے ہورہے ہیں اور ان پر لعنت برس رہی ہے۔ دیکھ لو فلم ایکٹروں کا کیا حال ہے؟ یہ ننگی پھرنے والی عورتیں کتنے لوگوں کو بدنظری کی دعوت دے رہی ہیں یہ ساری لعنتیں ان پر بھی پڑیں گی، جتنے مردوں نے انہیں بُری نظر سے دیکھا یہ گناہ ان عورتوں کے سر بھی جائے گا جو اپنے کو بے پردہ دِکھا رہی ہیں۔ عشقِ مجازی سے نجات کا علاج نمبر ۳: یہ ہے کہ یہ مراقبہ کرو کہ قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ تم نے اپنی جوانی کہاں ضایع کی؟ آنکھوں کو کہاں استعمال کیا؟ تمہیں یہ آنکھیں تمہارے ماں باپ نے دی تھیں یا میں نے ماں کے پیٹ میں تمہاری آنکھ بنائی تھی اور اس میں روشنی کا خزانہ رکھا تھا تمہارے یہ ہونٹ بھی قیامت کے دن بولیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ[۶] قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زبان پر مہر لگادیں گے اور ہاتھ اور پاؤں بولیں گے اور کیا کہیں گے؟ سنو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نقشہ کھینچا ہے، فرماتے ہیں ۔

دست گوید من چنیں دُزدیدہ ام
لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام

ہاتھ کہے گا اے اللہ! ہم جیب کاٹا کرتے تھے، چوری کرتے تھے، ہونٹ گواہی دیں گے کہ ہم

[۶] یٰسٓ:۶۵

نامحرم عورتوں کا اور حسین لڑکوں کا چمالیا کرتے تھے۔ اب جاؤ ترکی، قونیہ میں مولانا رومی کی قبر پر اور مولانا رومی سے بھی کہہ دو کہ انہوں نے بھی حسن کی بے حرمتی کر دی ؎

لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام

ہونٹ بولیں گے کہ اے خدا! یہ کمبخت ان ہونٹوں سے نامحرم لڑکیوں کا اور حسین لڑکوں کا چمالیا کرتا تھا، تب پتا چلے گا قیامت کے دن کہ تمہارے ہونٹوں کا کتنا احترام ہو رہا ہے۔ جب تم سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم تھا کہ ؎

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

بد فعلی سے بچنے کا واحد راستہ حسینوں سے دوری ہے

تو تین نسخے ہوگئے اور چوتھا نسخہ ہے کہ حسینوں کے قریب نہ رہو چاہے لڑکا ہو یا لڑکی، کیوں کہ سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ جب کیچڑ زیادہ ہوتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لَا تَفْعَلُوا الزِّنَا زنا مت کرو نہیں فرمایا، بلکہ کیا فرمایا؟ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی[۷] زِنا کے قریب بھی مت جاؤ، کیوں کہ انسان کی فطرت ہے کہ حسینوں کے قریب رہے گا تو ایک دن بد فعلی میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔ اب اگر کوئی لڑکی کو پی اے رکھ لے تو اس کے عشق سے بچ سکے گا؟ یاد رکھیے! حسن سے دور رہیے، لڑکا ہو یا لڑکی وہاں سے بھاگیے، ورنہ بچیں گے نہیں۔ بار بار بتلا رہا ہوں کہ جو لوگ لڑکی اور لڑکوں سے قریب رہے، آخر کار گناہ میں پکڑے گئے اور داڑھیوں کی عزت بھی ختم ہوئی، اس لیے اپنی ہمت پر گھمنڈ نہ کریں کہ ہم گناہ میں ملوث نہیں ہوں گے جبکہ اللہ تعالیٰ ہم کو کمزور قرار دے رہے ہیں تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا[۸] اللہ کی مقرر کردہ حدود کے قریب نہ رہنا، کیوں کہ تم کمزور ہو، لہٰذا جو پہلوانی دکھائے گا شیطان اس کا منہ کالا کر دے گا۔ ایک دن میں نہ سہی چھ مہینے بعد سہی، آہستہ آہستہ اس کی محبت کا زہر گھسے گا اور پھر اسی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بد فعلی کرتا پکڑا جائے گا،

---

۷ بنی اسرآءیل: ۳۲
۸ البقرۃ: ۱۸۷

اس لیے حسینوں سے دور رہو، لڑکیوں سے دور رہو، اَمرد لڑکوں سے دور رہو بلکہ چھوٹی چھوٹی داڑھی والے لڑکوں سے بھی دور رہو جن کو دیکھ کر میلان ہوتا ہو۔

صحبتِ اہل اللہ کی نعمت

اور دوستو پانچواں نسخہ بڑا مزیدار ہے، اس میں کوئی محنت بھی نہیں ہے اور بہت پُرلطف بھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ جس اللہ والے سے آپ کو محبت ہو، مناسبت ہو، اس کی صحبت میں جانا اور بیٹھنا ہو، اس سے اصلاحی تعلق قائم کرلیں۔ آپ بتائیے جس کو کسی دینی مربی سے محبت ہے اس کو دیکھنے میں مزہ آتا ہے یا نہیں؟ ارے اتنا مزہ آتا ہے کہ مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی، بہت بڑے حافظ، عالم اور مفتی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہیں کہ اے میرے شیخ! اگر میں ایک نظر آپ کو دیکھ لوں اور اس کے بعد ہزار سال سجدۂ شکر میں سر رکھوں، تو بھی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ تو یہ پانچواں نمبر جو ہے یعنی صحبتِ اہل اللہ، یہ دین کی روح ہے، دین اسی سے پھیلا ہے۔ اکبر الٰہ آبادی کہتے ہیں ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

سن لیجیے! اسلام پھیلا ہی نظرِ نبوت سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے دین پھیلا، اس کے بعد صحابہ کی نظر سے دین پھیلا، اس کے بعد تابعین کی نظر سے دین پھیلا، اس کے بعد آج تک اولیاء اللہ کی نگاہوں سے دین پھیل رہا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بس مضمون ختم ہوگیا۔

پاکستان اسلامی سلطنت ہے

۱۴/اگست کو یہاں ایک پروگرام بنایا گیا تھا، چوں کہ آج کل لوگ نظام نہیں سمجھتے پروگرام سمجھتے ہیں، اس لیے مجبوراً انگریزی بولنی پڑتی ہے، لہٰذا آپ سب لوگوں کو مشورہ دے رہا ہوں کہ میرا ۱۴/اگست کا کیسٹ کسی طرح سے حاصل کرو، اس میں میں نے دلیل سے جواب دیا ہے کہ پاکستان اسلامی سلطنت ہے۔ حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو مفتی محمد شفیع صاحب جیسے علماء کے شیخ ہیں کہ

اسلامی سلطنت کی تعریف یہ ہے کہ وہاں کا بادشاہ یعنی سربراہِ مملکت مسلمان ہو اور اسلامی قانون جاری کرنے کی قدرت رکھتا ہو، پھر وہ اپنی بشری و ایمانی کمزوری سے کسی بڑی مملکت سے ڈر جائے یا اپنے ملکی حالات سے ڈر جائے اور اسلامی احکامات نافذ نہ کرسکے، تو وہ سلطنت اسلامی ہی رہے گی، کیوں کہ اس نے اپنی قدرت کو استعمال نہیں کیا، تو وہ مسلمان بادشاہ یا وزیرِاعظم یا صدر قدرت کے استعمال نہ کرنے کا تو مجرم ہو گا، لیکن وہ مملکت اسلامی ہی رہے گی جہاں حکمران کو اسلامی قانون نافذ کرنے کی قدرت حاصل ہو۔ اس تعریف سے تمام ممالک جہاں کے حکمران مسلمان ہیں وہ سب اسلامی مملکتیں ہیں، لہٰذا پاکستان اسلامی مملکت ہے اور ہمارے ان وزرائے اعظم کو قدرت ہے یا نہیں؟ اس پاکستان کی ایک انچ زمین کے لیے جان دینا شہادت ہے۔ پاکستان بزرگوں، اولیاء اللہ کے آہ ونالوں اور دعاؤں سے بنا ہے، وہ علماء اور اولیاء اللہ میرے سامنے ہیں جنہوں نے اس کے بنانے میں محنتیں کیں، ان میں میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ اس سلطنت کی حفاظت فرمائے اور ہمیں ہندو کی غلامی سے بچائے۔ بعض بے وقوف ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اس سے تو اچھا ہے اس وطن کو ہندو لے لیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کتنا بڑا جملہ ہے یہ! خدا ان کو توبہ کی توفیق نصیب کرے اور انہیں معاف کردے، ورنہ یہ بہت خطرناک جملہ ہے۔

صلہ رحمی کے حق دار کون ہیں؟

ایک بات اور عرض کرنا ہے کہ صلہ رحمی کا بھی خاص خیال رکھو، آج کل اس معاملے میں لوگوں میں بہت لاپروائی پائی جاتی ہے۔وَاتَّقُوا اللہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ [۹] ارحام رحم سے ہے۔ عام لوگ اپنے ہی ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کو صلہ رحمی سمجھتے ہیں، لیکن علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ شادی ہوجانے کے بعد بیوی کے ماں باپ بھی صلہ رحمی یعنی خونی رشتوں کے برابر ہوجاتے ہیں، یعنی جس طرح اپنے ماں باپ کا ادب لازم ہے اور جیسے اپنے ماں باپ اور دادا دادی کے حقوق ہوتے ہیں، ایسے ہی بیوی سے جو رشتے بنتے ہیں ان کا حق بھی ویسا ہی ہوجاتا ہے، یعنی وہ بھی صلہ رحمی میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اب تفسیر روح المعانی کی عبارت عرض کرتا ہوں:

---

۹ النسآء:۱

اَلْمُرَادُ بِالْاَرْحَامِ الْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ وَمِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ [۱۰] یعنی وہ رشتہ دار جو خاندانی نسب سے ہیں اور جو رشتے بیوی سے بنتے ہیں وہ صلہ رحمی میں شامل ہیں۔

زبان قابو میں رکھیں

دوسری بات یہ کہ بات چیت کو درست کرو وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا [۱۱] یعنی غصے کی کوئی بات منہ سے مت نکالو، ورنہ بعد میں روتے روتے ناک میں دم ہو جاتا ہے اور جس کا کوئی علاج بھی نہیں ہوتا، لہٰذا جو بات کہو ایسی کہو جس سے جوڑ پیدا ہو، ایسی دل دُکھانے والی بات مت کرو جس سے توڑ پیدا ہو۔

نکاح کرنا کب سنت ہے؟

اور آخری بات یہ کہ نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح نہیں کرے گا فَلَیْسَ مِنِّیْ [۱۲] اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو قدرت رکھتے ہوئے بھی نکاح نہ کریں۔ اور اگر کوئی معذور ہے، مجبور ہے، بیوی کو روٹی کپڑا نہیں دے سکتا، مکان نہیں ہے، اس کا رشتہ ہی نہیں لگتا، یا زیادہ بڈھا ہو گیا ہے کہ جہاں بھی رشتہ دیتا ہے تو وہاں بڈھی ملتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے ایسی سے مناسبت نہیں ہے، تو ایسی صورت میں نکاح کرنا سنت نہیں رہتا۔ بہت سے اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے شادی نہیں کی، جیسے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ، مسلم شریف کی شرح لکھنے والے شیخ محی الدین ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ، لہٰذا کسی کو حقیر بھی نہ سمجھو یعنی جس کی شادی نہ ہو، تو یہ نہ سمجھو کہ یہ سنت کا تارک ہے۔ بہت سے اولیاء اللہ بھی ایسے معذور ہوئے ہیں جنہوں نے مجبوراً شادی نہیں کی، تو یہ سمجھ لو کہ ان کو کوئی مجبوری ہو گی۔ اچھا اب دعا کرتا ہوں کہ جو کچھ کہا گیا اور سنا گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

---

[۱۰] روح المعانی: ۴/۱۸۵، النسآء (۱)، دار احیاء التراث، بیروت
[۱۱] الاحزاب: ۷۰
[۱۲] صحیح البخاری: ۲/۷۵۷ (۵۰۸۱)، کتاب النکاح، المکتبۃ المظھریۃ

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا، نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا۔

۱) ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَادُوْنَ الْقَبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهٗ
بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

ترجمہ:ڈاڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب
اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہو گی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ)
سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ



نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نامحرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر ڈاڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بد دُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ اور

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ ورسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لاکر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِي الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہو جائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰه اَللّٰه پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔





حدیث پاک میں قیامت قریب ہونے کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ لڑکیاں اپنا رشتہ خود مانگیں گی۔ آج معاشرے میں جس طرح لڑکیاں آئے دن اپنی پسند کی شادی کے لیے گھر کی دہلیز پار کر رہی ہیں اور ماں باپ سے بغاوت کر رہی ہیں چند برس پہلے تک اس کا تصور بھی نہ تھا۔ ایک حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے حیائی سے بے زاری کا اظہار اس طرح فرمایا کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو جو دل چاہے کرو۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے عورت کی عزت و آبرو اور خاندان کے ناموس کو قائم رکھنے کے لیے نامحرم مرد اور عورت کو آپس میں ملنے سے منع فرمایا ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''بے پردگی کی تباہ کاریاں'' میں بے پردگی کے سبب معاشرے کی بربادی اور اخلاقی زوال کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت اقدس نے مرد اور عورت دونوں کو ان کی حرمت اور تقدس تباہ کرنے والے اعمال یعنی بے پردگی اور بدنظری سے بچانے کے لیے نہایت درد بھرے دل اور موثر انداز سے اس طرح بیان فرمایا ہے جو اس پہلو سے غفلت برتنے والوں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔

AW079

ناشر

کتب خانہ مظہری

